از قلم عظمیٰ ضیاء

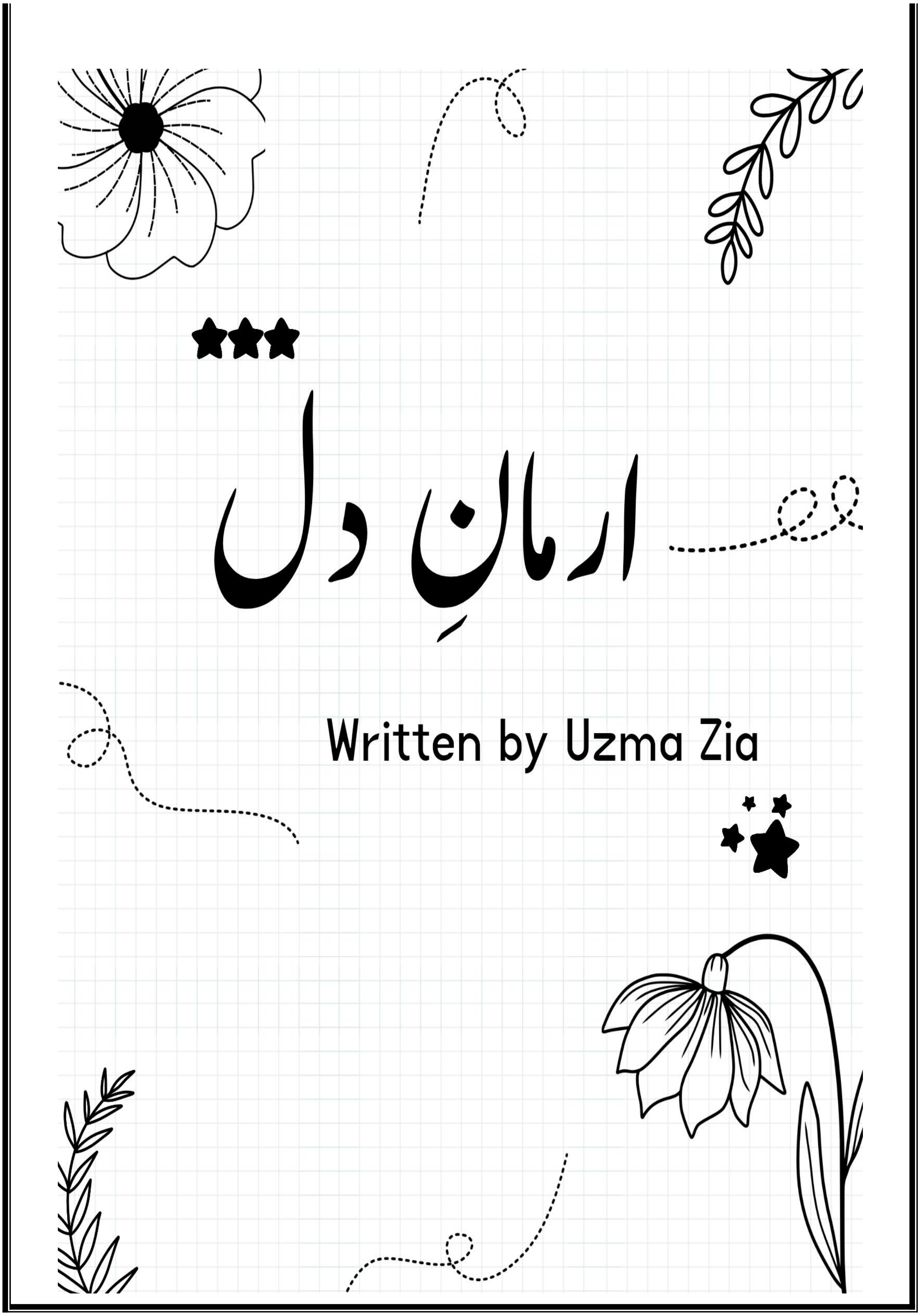

اہم بات:

ارمانِ دل جیسے کہ کتابی شکل میں شائع ہو چکا ہے۔ لیکن اب یہ کتاب آؤٹ آف اسٹاک ہے۔ سیکنڈ ایڈیشن کا فی الحال کوئی پلین نہیں۔۔ جیسے ہی سیکنڈ ایڈیشن کا پلین بنے گا ہم آپکو انفارم کر دیں گے۔۔ یہ مکمل کتاب (ای۔بک) پیڈ ہے۔
فی الحال ہم اس کی اقساط ریڈرز کے بے انتہاء اصرار پہ رائٹر کی اجازت سے اپلوڈ کر رہے ہیں۔
امید ہے آپ کو ہماری یہ کاوش ضرور پسند آئے گی۔

نوٹ:

صرف ایستھیٹکس ناولز کو ہی اس کتاب کو آن لائن شائع کی اجازت دی گئی ہے۔ کوئی بھی سوشل میڈیا ویب کو اس ناول کو اپلوڈ کرنے کی اجازت نہیں۔۔

بحکم : مصنفہ عظمیٰ ضیاء

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اہم اعلان!

"اس تحریر کے تمام جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ رائٹر کی اجازت کے بغیر کاپی کرنے والے کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔"

ارمانِ دل

"قسط نمبر 5

● پہلا احساس

وہ کالے رنگ کا اسکارف سر پہ لیئے ہوئے کھڑی بس کا انتظار کر رہی تھی۔ ڈھلتے سورج کی کرنیں اسکی آنکھوں میں پڑ رہی تھیں جس کے باعث اسکی آنکھیں بند ہو رہی تھیں۔ وہ تھوڑا چھاؤں پہ ہو کر کھڑی ہوئی۔ اسی اثناء میں اسکا دھیان اپنی جانب آنے والی ایک گاڑی پہ پڑا۔ اس نے کن آکھیوں سے گاڑی کو دیکھا۔

وہ گاڑی سے باہر آیا اور اس سے تھوڑا چند قدم کے فاصلے پہ آ کھڑا ہوا۔

اس نے لاپرواہی سے اسے دیکھا اور تھوڑا سائیڈ پہ ہو لی۔

"آیئے۔۔۔ میں ڈراپ کر دوں آپکو؟؟"

اس نے آنکھ اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر کوئی توجہ دیئے بغیر ہی ادھر ادھر دیکھنے لگی تاکہ اسے کوئی بس نظر آ جائے اور وہ وہاں سے نکل جائے۔

"مس مسکان؟؟" وہ پھر سے بولا۔ "لگتا ہے آپ کو کافی غصہ ہے مجھ پر؟؟ پلیز۔۔۔ سب لوگ دیکھ رہے ہیں عجیب عجیب نظروں سے۔۔۔" وہ اسکو سمجھاتے ہوئے بولا۔

"تو جایئے یہاں سے۔۔۔" وہ بے نیازی سے بولی۔

"اس وقت آپکو دیر ہو جائے گی۔ آج میری وجہ سے آپکو پریشانی ہوئی اسکے لیئے معذرت۔۔۔ دیکھیئے۔۔ شام کے اس پہر جانا غیر محفوظ ہو سکتا ہے آپکے لیے۔۔" وہ اسکو سمجھاتے ہوئے بولا مگر وہ بت بنی کھڑی رہی جیسے اسکی ساری بات سن کر بھی ان سنا کر رہی ہو

۔

"پلیز۔۔۔بے کار کی ضدمت کریں۔۔" اس نے مزید تکرار کرتے ہوئے گاڑی کی دوسری سائیڈ کا دروازہ اسکے لیئے کھولا۔

اب کے اس نے اسکے چہرے پہ گہرے غور سے نگاہ ڈالی۔اسکی آنکھوں میں التجا تھی۔وہ شخص اسکے دل کے سکون کی وجہ بنتا جارہا تھا۔وہ اسے کیسے بے سکون کر سکتی تھی؟آخر کچھ سوچتے ہوئے وہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اسکی گاڑی میں بیٹھ ہی گئی۔

وہ گاڑی میں بیٹھی تو اسکے اداس چہرے پہ مسکراہٹ پھیل گئی۔اس نے فوراََ سے دوسری سائیڈ پہ آکر ٹیرس سنبھالا۔"لگتا ہے حساب برابر کرنے سے سکون ملتا ہے آپکو۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے کارڈرائیو کرنے لگا مگر وہ خاموش بیٹھی رہی۔" ایم رئیلی ویری سوری۔۔"وہ معذرت سے بولا۔"میں جانتا ہوں مجھے اونچی آواز میں بات نہیں کرنی چاہیے تھی آپ سے ۔"وہ شرمندہ ہوا۔

"دیکھیئے سر۔۔مجھے عادت نہیں ہے اونچی آواز میں کسی کی بھی بات سننے کی،جہاں غلط ہوں گی وہاں سنوں گی۔۔مگر آج میری غلطی تھی ہی نہیں۔۔۔میں نہیں جانتی کہ شکیل سر نے ایسا کیوں کیا؟؟اپنے کیے ہوئے کام کو میرا کام کیوں بتایا؟؟اور بعد میں کہہ دیا کہ غلط فہمی ہوگئی ۔۔۔"وہ خاصی جذباتی ہوگئی تھی۔

"میں بہت شرمندہ ہوں مس مسکان آپ سے۔۔"وہ اس پر گہری نظر ڈالتے ہوئے بولا۔

"کوئی بات نہیں۔۔"وہ صاف دلی سے بولی۔

"پرسکون تو ہیں نا آپ؟؟میرا مطلب ریلیکس ہیں نا اب؟؟"

"جی۔۔۔مگر حساب برابر کرکے نہیں۔۔۔۔دل صاف کرکے پرسکوں ہوں۔۔۔"وہ اسکی

پہلی کہی گئی بات کا جواب اب دیتے ہوئے نیم انداز میں مسکرائی۔

"امم۔۔۔"وہ مسکرایا۔"لو بھئی۔۔۔"ریڈ سگنل کو دیکھتے ہوئے اس نے گاڑی کو روکا۔

"کیا ہوا؟؟"

اس نے ٹریفک سگنلز کی طرف اشارہ کیا۔

"اف۔۔۔۔اب یہاں کتنی دیر رکنا پڑے گا۔۔اس سے بہتر تھا کہ میں بس میں ہی چلی جاتی ۔۔۔"وہ آہستہ آواز میں بولی لیکن اسکی آواز ارمان تک صاف پہنچ رہی تھی۔

"یہی المیہ ہے نا یہاں۔۔۔یہاں کی روڈز اور ٹریفک کا ہجوم۔۔کہاں کوئی کہیں وقت پر پہنچ سکتا ہے؟؟ خیر۔۔۔ آپ پریشان مت ہوں۔"اس نے بے فکری سے کہا۔

"ارے صاحب لے لو۔۔۔ تیس روپے کا گجرا۔۔۔۔ارے صاحب لے لو۔۔صاحب۔۔"

ایک گجرے والا بچہ اس کی گاڑی کے قریب آیا اور اس سے اصرار کرتے ہوئے "گجرے لے لو"کی صدائیں لگا رہا تھا۔مسکان نے اسے دیکھ کر نظر انداز کیا اور گاڑی کے باہر دیکھنے لگی۔

"ارے صاحب لے لو نا؟؟مجھے گھر بہن کی دوائیاں لے کر جانا ہے۔۔۔"بچہ کافی مجبور لگ رہا تھا۔"تازہ پھول کے ہیں۔۔۔صاحب! صاحب۔! "وہ بار بار منت کیے جا رہا تھا۔

"یہ لو۔۔۔"اس نے اسے پیسے پکڑائے۔"گجرے نہیں چاہئیں۔۔تم یہ رکھو اور جاؤ یہاں سے۔۔۔"

"صاحب ہم بھیک نہیں مانگتا۔۔"اسکی بات سن کر اس نے نیم انداز میں اسے مسکرا کر دیکھا۔

وہ اسکی ایمانداری پہ خوش تھا۔

"ہاں۔۔لیکن بیٹا۔۔نہیں چاہیئے یہ۔۔۔"

"کب جلے گی سبز بتی۔۔۔سبز بتی۔۔۔آن ہو جا۔۔"مسکان دل ہی دل میں دعائیں مانگ

رہی تھی۔

"صاحب کیا بی بی ناراض ہیں؟؟؟ لیجیئیے۔۔۔بی بی خوش ہو جائیں گی۔۔۔"اس نے تھوڑا سا آگے بڑھ کر مسکان کو مسکراتے ہوئے دیکھا جس پہ مسکان نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔اسکی کالی سیاہ آنکھوں میں اسکے لیئے غصہ واضح تھا۔ارمان نے نیم انداز میں اسے مسکرا کر دیکھا اور پر سکون ہونے کے لیئے کہا۔

جواباً اس نے اپنے سر پہ موجود دوپٹے کو اپنے سر پہ ٹھیک طرح سے اوڑھا اور اپنے منہ پہ ہاتھ پھیر کر ذرا پر سکون ہوئی۔

اس سے پہلے ٹریفک کا سگنل سرخ سے پیلا اور پیلے سے سبز ہوتا،پٹھان بچے نے گجرے گاڑی میں پھینکے اور وہاں سے آناًفاناً غائب ہو گیا۔

"ارے یہ؟؟رکو تو۔۔۔"

دونوں نے چونک کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔اسی اثناء میں انہیں اپنے پیچھے موجود گاڑیوں کے ہارن کی آواز سنائی دینے لگی۔ہر کوئی گاڑی کو ریس دینے کے لیئے تیار تھا کیونکہ سبز بتی روشن ہو چکی تھی۔ہارن کی آوازوں نے شدت اختیار کی تو اس نے گاڑی ڈرائیو کرنے میں ذرا سی بھی دیر نہ کی۔

"عجیب بچہ ہے!کہا بھی ہے نہیں چاہیئے اور پکڑا گیا۔"وہ پریشانی سے بولا۔

"یا اللہ تیرا شکر ہے۔"وہ شکر کا کلمہ پڑھنے لگی کہ گاڑی اسٹارٹ ہوئی مگر اس نے اس سے کوئی بات نہ کی۔

"یہ۔۔۔"وہ بات کرتے رکا۔"یہ لیجیئیے۔۔۔"وہ گجرے اسے پکڑاتے ہوئے بولا۔

"جی؟؟"وہ چونکی۔"میں بھلا کیا کروں گی ان کا؟؟"اس نے انکار کیا۔

"کیا کرتے ہیں؟؟؟" وہ مسکرایا۔ "پہنتے ہیں اور کیا؟؟" وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"لیکن میں اسے کیسے لے سکتی ہوں؟؟ سوری سر! یہاں سے رائٹ سائیڈ پر ٹرن لیجئیے۔۔۔" پریشانی کے مارے اسکا سانس پھول سا گیا تھا اور اسکی آواز میں کپکپی طاری ہو گئی تھی۔

"ریلیکس۔۔ مس مسکان۔۔ اس میں حرج ہی کیا ہے؟؟ میرے تو کسی کام کے نہیں ہیں یہ۔۔" وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔

"میرے بھی کسی کام کے نہیں ہیں۔۔ خیر۔ آپ نہیں سمجھیں گے۔۔ یہاں اتار دیجیئے ۔۔ میرا گھر آ گیا۔" گاڑی گلی کے باہر رکی۔

"چلتی ہوں۔۔ آپکا بہت بہت شکریہ۔۔" وہ انتہائی سنجیدگی سے کہتے ہوئے گاڑی سے اتری۔

"لیکن یہ۔۔" وہ گجروں کو اپنے ہاتھوں میں لیے اسے جاتا ہوا دیکھنے لگا۔ وہ گلی کے اندر گئی تو اس نے گاڑی کو ریورس کیا۔ "میں بھی کیا۔۔ پتہ نہیں کیا سوچ رہی ہو گی میرے بارے میں ۔۔" اس نے گویا خود کو خود ہی ملامت کیا۔

*****

"میں بھلا کیسے وہ گجرے لے سکتی تھی؟؟؟ مجھے خود کو دور رکھنا ہے سر سے۔۔۔" وہ خود کلامی کرتے ہوئے ڈائری پر سب تحریر کر رہی تھی۔ "کہیں ایسا نہ ہو کہ میں جواد کی بات پر عمل کرتے کرتے سچ میں؟؟"

"ن۔ن۔ نہیں نہیں۔۔ ایسا ہر گز نہیں ہو گا۔ میں بھلا کیوں عمل کرنے لگی اسکی بات پہ؟ محبت میں جھوٹ تو چلتا نہیں۔۔۔ اور ویسے بھی کہاں میں اور کہاں وہ؟؟ زمین اور آسمان کبھی ایک نہیں ہو سکتے۔۔ اور نہ ہی آج تک ایک ہو سکے ہیں۔ بس ان کے درمیان ہی نہ رہ جاؤں کہیں میں۔۔۔ بس مجھے کچھ بھی کر کے خود کو اس ڈرامہ سے بچانا ہو گا۔۔۔" وہ لکھتے لکھتے بہت

زیادہ ہی مگن ہو گئی تھی۔

"کیا لکھا جا رہا ہے؟؟"صباء اس کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے سوالیہ انداز میں بولی۔

"آپ۔۔صباء۔" وہ چونکی اور فوراً سے اپنی ڈائری بند کرتے ہوئے خوشی سے بولی۔"آپ کب آئیں؟"

"بس تھوڑی دیر پہلے۔۔"

"اممم۔۔۔اچھا۔۔۔اب کافی دن رہنا۔۔۔اس کمرے میں بہت مس کرتے ہیں ہم آپکو۔۔۔"

"بس اب خوب موج مستی کریں گے۔۔۔اور خوب شاپنگ کریں گے سنڈے کو۔۔"گڑیا کمرے میں داخل ہوتے ہی بولی۔

"ہاں۔۔۔ہاں کیوں نہیں۔۔۔"مسکان گڑیا کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے صبا کی طرف دیکھ کر سنجیدہ ہو گئی کیونکہ اسکی آنکھوں میں وہ سکون اور خوشی اسے ہرگز نظر نہیں آ رہی تھی جس کی وہ خواہش مند تھی۔

"کیا ہوا صبا؟؟آپ خوش تو ہیں نا؟؟"اسکی آنکھوں میں نمی کو دیکھتے ہوئے اس نے سوال کیا۔

"ہاں!ہاں! وہ بوکھلائی۔"بہت خوش ہوں میں۔۔۔"آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتے ہوئے وہ بمشکل بولی۔"بہت زیادہ خوش ہوں۔۔۔"آخر وہ مسکراتے مسکراتے وہ آبدیدہ سی ہو گئی۔

"ارے آپی؟؟یہ کیا؟؟"گڑیا اسے یوں دیکھ کر حیرانگی سے پوچھنے لگی۔

مسکان بھی پریشان ہو گئی تھی۔"صبا؟؟؟سب ٹھیک تو ہے نا؟؟"اس نے گڑیا کی طرف پریشان کن نگاہوں سے دیکھا اور پھر صباء سے بولی۔

"ہاں۔۔!!سب ٹھیک ہے۔۔۔بس تم لوگوں کی بہت یاد آتی ہے۔۔بہت اداس ہو گئی ہوں تم لوگوں سے۔۔۔"اس نے اپنی آنکھوں کے کناروں کو رگڑ کر صاف کیا جو رو رو کر سرخ ہو چکی تھیں۔

"اوہو۔۔صبا۔۔۔"وہ اسے گلے لگاتے ہوئے بولی۔"میں سمجھی پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے؟ہم ہر پل آپ کے ساتھ ہی تو ہیں۔۔۔"اس نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا اور اسکی انکھوں کو صاف کیا۔

"آپی۔۔آپ تو بچوں کی طرح رو رہی ہیں۔۔"گڑیا بچوں کی طرح ہنستے ہوئے اسے تنگ کرنے لگی۔

"گڑیا!!جاؤ چائے ہی لے آؤ۔۔اکٹھے چائے پیتے ہیں۔"اس نے مسکراتے ہوئے گڑیا سے کہا اور پھر صبا کی طرف پریشان ہو کر دیکھنے لگی۔

"جی۔۔۔ابھی لائی۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے چٹکی بجا کر وہاں سے چلی گئی۔

"صبا۔۔کوئی اور وجہ تو نہیں ہے نا؟؟"وہ تفتیشی انداز میں بولی۔"دیکھیں۔۔۔جھوٹ مت بولیے گا مجھ سے۔"اک اندیشہ،وسوسہ اسے پریشان کیے ہوئے تھا۔

"ارے نہیں۔۔!میں بھی نا!کوئی وجہ نہیں ہے۔۔۔"اس نے اپنے آنسوؤں کو صاف کیا اور اسے مطمئن ہو کر جواب دیا۔

"پکا نا؟؟"اس نے زور دے کر پوچھا۔

"ہاں! بابا۔۔ہاں! پکا!" وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"دیکھنا۔۔۔آپ بہت جلد بھول جائیں گی ہمیں۔۔یہ تو نئی نویلی دلہن ہیں نا آپ۔۔۔اسی لیے ۔۔۔"وہ شرارتی انداز میں مسکراتے ہوئے بولی۔

"تم بھی نا!!!" وہ اسکی طرف دیکھ کر مسکرائی۔

"یہ گل بھائی نہیں آئے؟؟" کچھ دیر توقف کے بعد اس نے استفہامیہ انداز میں پوچھا۔

"وہ۔۔۔ہاں۔۔وہ ہی تو آئے تھے ساتھ۔۔۔" وہ بوکھلائی۔ "یہ گڑیا آئی نہیں ابھی تک چائے لے کر۔۔اسے کہنا ساتھ میں سموسے بھی بنالائے جو میں لائی ہوں۔۔۔" وہ بات کو بدلتے ہوئے مسکرائی۔

"ہاں!!" مسکان نے اسے بغور دیکھا مگر پھر اپنے آپکو وہم سے دور ہی رکھا۔ "دیکھتی ہوں میں اسے۔۔۔" وہ بیڈ پر سے اٹھی اور گڑیا کو دیکھنے کمرے سے باہر آئی۔

اسکے وہاں سے جاتے ہی صبا پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ "کیسی زندگی ہے یہ۔۔کسی سے اپنا دکھ بیان بھی نہیں کر سکتی۔۔۔" وہ بے حسی سے زیرِ لب بولی۔

* * * * * * * *

لیمپ کو آن آف کرتے ہوئے وہ گہری سوچ میں مگن تھا اسکی ہنسی کی آواز اور اسکی آواز میں طاری کپکپی کو وہ بہت حد تک محسوس کرنے لگا تھا مگر ہاتھوں میں پکڑے گجروں کو دیکھتے ہوئے وہ یکدم ہل سا گیا۔ "یہ میں کیوں اس کے بارے میں سوچ رہا ہوں؟؟" وہ گجروں کو ہاتھ میں لیے ہوئے خود ہی سے باتیں کرنے میں مصروف تھا۔

"آجاؤں بھائی؟؟" حیاء نے دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے اجازت چاہی۔

"ہاں۔۔۔آؤ حیا۔۔" اس نے جلدی سے گجروں کو تکیے کے نیچے چھپایا، بیڈ پر سے اٹھتے ہوئے، کمرے کی لائٹ کو آن کیا۔

"کیسے ہیں آپ؟؟"

"ہاں۔۔تم لوگوں کی شیطانیوں سے محفوظ ہوں۔۔الحمدللہ! "وہ شرارتی انداز میں بولا۔

"تو ٹھیک ہی ہوں گا نا؟؟ "وہ پھر سے مسکرایا۔

"غصہ ہیں نا ابھی تک۔۔ "وہ افسردہ ہو کر بولی۔

"ارے۔۔۔نہیں نہیں۔۔۔میں تو مذاق کر رہا ہوں حیاء۔۔ "وہ اسے یوں سنجیدہ دیکھتے ہوئے بولا۔

"امم۔۔ارمان بھائی۔۔آپکی فیور چاہیئے تھی۔۔"وہ التجائیہ انداز میں بولی۔

"جی۔۔۔جی۔۔۔کہو۔۔ "وہ مسکرایا۔

"مجھے اور شاہ میر کو پریکٹس کے لیے جانا ہے۔"

"واؤ۔۔۔دیٹس گریٹ۔۔۔تو مسئلہ کیا ہے پھر؟؟شاہ میر ساتھ ہو گا نا تمھارے؟؟ "وہ اسے سمجھاتے ہوئے مسکرایا۔

"وہی تو مسئلہ ہے ارمان بھائی!جونیئر لیول کی تھرڈ کلاس لڑکیوں سے رابطے ہیں اسکے۔۔۔ "وہ اسکی شکایت کرتے ہوئے بولی۔

"ہاں۔۔تو؟؟ "وہ بے فکری سے بولا۔

"تو؟؟؟آپ کے لیے یہ عام سی بات ہے؟؟ "وہ زور دے کر بولی۔

"ہاں! دیکھو اب تھوڑی بہت بات چیت تو ہو ہی جاتی ہے نا! راستے میں یا کلاس میں؟؟"

"آئی تھنک اِٹس ناٹ اے بِگ ایشو۔۔" وہ اسے سمجھاتے ہوئے بے فکری سے بولا۔

"وائے اِٹس ناٹ اے بِگ ایشو؟" وہ زچ ہو کر بولی۔ "بہت بڑا ایشو ہے یہ۔۔مجھے بھی ان جیسا سمجھتا ہے چیپ۔۔۔! "وہ نمی والے انداز میں بولی۔

"وہاٹ؟؟" وہ حیران ہوا؟؟ "کیا کہہ رہی ہو تم؟؟؟"

"ہاں! ٹھیک کہہ رہی ہوں۔۔۔ "وہ آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے بولی۔ "میرا کزن ہے یہ سوچ کر معاف کر دیا اسے۔ ورنہ آپ تو جانتے ہیں نا مجھے اچھے سے۔۔ "وہ اسکے پاس بیٹھتے ہوئے بچوں کی طرح بولی۔

"ہاں۔۔۔ یہ تو میں جانتا ہوں۔۔ "وہ ہنستے ہوئے بولا۔ "اچھا اور کچھ ؟؟؟"

"اور یہ کہ کہتا ہے میں پاگلوں کی ڈاکٹر بنوں گی مجھے کوشش کرنی ہی نہیں چاہیے۔۔ "اس نے ایک اور شکایت کر ڈالی۔

"بس اتنی سی بات ؟؟ "وہ مسکرایا۔

"یہ اتنی سی بات نہیں ہے ارمان بھائی۔ میں اپنے بابا کا خواب پورا کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ لیکن دکھ دیتی ہیں اسکی یہ باتیں۔۔ بھلے ہی مذاق ہی کیوں نہ ہو۔۔ "وہ جذباتی ہوتے ہوئے بولی۔

"بھئی کھینچتے ہیں اسکے کان۔۔ تم فکر نہیں کرو۔۔ "وہ اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔ " ویسے پاگلوں کی ڈاکٹر بننا بھی کوئی عام بات نہیں۔۔ "وہ کھلکھلا کر ہنسا۔

"بھائی۔۔۔ آپ بھی شروع ہو گئے ؟ "وہ چڑ کر بولی۔ "بھائی یہ ؟؟" وہ مسکرائی۔ "خوشبو کس چیز کی ہے ؟ "وہ خوشبو محسوس کرتے ہوئے اِدھر ادھر دیکھنے لگی جیسے کچھ ڈھونڈ رہی ہو۔

"خوشبو ؟؟؟ "ارد گرد دیکھتے ہوئے وہ بولا۔ "تمھارا وہم ہے۔۔"

"نہیں۔۔۔ کچھ تو ہے۔۔ "اچانک تلاش کرتی ہوئی نظروں سے اسکا دھیان تکیے پر پڑا۔

"ارے کچھ نہیں ہے نا!! " وہ اسے تکیے کا تعاقب کرتے ہوئے دیکھ کر فوراً سے تکیہ کے پاس آ کر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گیا۔

"اچھا۔۔۔ بہت نیند آئی ہے مجھے۔۔۔ "وہ تھکے تھکے لہجے میں بولا۔

"جی۔۔ گڈ نائٹ۔۔ "وہ جاتے جاتے بھی واپس مڑی اور پھولوں کی خوشبو کو محسوس کرتے

ہوئے ارمان کی طرف دیکھ کر باہر چلی گئی تو اس نے سکون کا سانس لیا اور اسکے جاتے ہی دروازہ بند کر دیا۔ اس نے فوراً سے تکیے کے نیچے سے گجروں کو نکالا اور ٹشو پیپر میں لپیٹتے ہوئے ان کو اپنے پرسنل دراز میں رکھا اور واپس بیڈ پر آکر لیٹ گیا۔

وہ چاہ کر بھی اپنے آپکو اس کے بارے میں سوچنے سے روک نہ سکا۔ اسکے اندر پیدا ہونے والا یہ احساس، اسے نیند سے کوسوں دور لے گیا تھا۔

****

وہ اکاؤنٹ آفس میں کھڑی کچھ اکاؤنٹس کی تفصیلات لے رہی تھی۔ اس نے مقرر کردہ صفحے کا پرنٹ نکالنے کا کہا۔ جوں ہی پرنٹ، پرنٹر مشین سے باہر آیا تو اس نے اپنے ہاتھ میں رکھی گئی فائل میں پرنٹ لگایا اور اکاؤنٹ آفس سے باہر آئی۔

اس پہ دھیان پڑتے ہی وہ تیز تیز قدم بڑھاتے ہوئے اسکی جانب آیا۔ " سوری مس مسکان۔۔۔ "

وہ جاتے جاتے رُکی اور پلٹ کر ذرا سنجیدگی سے بولی۔ "کس بات کے لیے سوری؟؟ "

"کل میری وجہ سے آپکو۔۔۔" وہ شرمندہ ہوا۔

"اٹس۔ اوکے شکیل صاحب۔۔" وہ اسکی بات کاٹتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔

"آپ وجہ نہیں جانیں گی۔ میرا مطلب ہے آپ یہ جاننا نہیں چاہیں گی کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟؟" وہ اسکے پیچھے چلتا ہوا ذرا شرمندگی سے بولا۔

"جی۔۔۔ بالکل بھی نہیں۔۔ " وہ سنجیدگی سے مسکرائی۔

"مگر۔۔۔!! کیوں؟؟ "

"کچھ لوگوں کو دوسروں کو تنگ کرکے خود کی تسکین کے لیے مواقع پیدا کرنے کی عادت

ہوتی ہے۔اور میں جانتی ہوں آپ بھی انہیں میں سے ایک ہیں ۔۔ "وہ سنجیدگی سے مڑ کر بولی، مگر پھر جاتے جاتے رُکی۔" مگر۔۔۔ مسٹر شکیل احمد۔۔۔بے فکر رہیے۔۔میں ہار ماننے والوں میں سے نہیں ہوں۔۔۔اور پلیز۔۔نیکسٹ ٹائم بی کیئر فُل۔۔"اس نے تنبیہی انداز میں کہا اور وہاں سے چلی گئی جبکہ وہ شرمسار ہو کر رہ گیا۔

وہ اسکی نظروں کے سامنے سے اوجھل ہوئی تو وہ الٹے قدم واپس لوٹ گیا۔ " سمجھتی کیا ہے آخر یہ لڑکی اپنے آپ کو؟" دروازہ "ٹھاہ" کر کے کھولا گیا۔وہ ارمان کے آفس میں آتے ہی ذرا برہم مزاجی سے بولا۔

دروازہ کھُلنے کی آواز پہ وہ چونک اٹھا۔"ارے۔۔۔ارے۔۔۔آرام سے شکیل! اپنی محبتوں کے چکر میں اس معصوم دروازے پر تو ترس کھاؤ۔ "جتنی سختی سے دروازہ کھولا گیا تھا، اسی سختی سے وہ بند بھی ہوا تھا۔

"محبت نہیں ہے مجھے اس سے۔۔۔ "وہ اکڑ کر بولا۔

"ہاں۔۔۔تو؟؟ پھر؟؟ کس لڑکی پہ غصہ ہے میرے یار؟؟ "وہ اسے ریلیکس کرتے ہوئے مسکرایا۔

"یہ جو۔۔۔مسکان ہے۔۔ "وہ زچ ہو کر بولا۔

"بیٹھ تو جاؤ۔۔۔ "وہ چونکا مگر پھر بھی نارمل ہوتے ہوئے بولا۔ "کیا کہہ دیا ہے اس نے تمھیں؟؟ "وہ کرسی پہ بیٹھا تو اس نے اس سے مزید سوال کیا۔

"کل کی بات پر معذرت کی ہے تو کہتی ہے۔۔کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے دوسروں کو تنگ کرنے کی وہ یہ جاننا ضروری نہیں سمجھتی کہ کل میں نے کیوں کیا ایسا۔۔اور مزید یہ بھی کہ میں ہار ماننے والوں میں سے نہیں۔۔۔ "وہ منہ بسورتے ہوئے اسکی نقالی کرتے ہوئے بولا تو ارمان

کو ہنسی آگئی۔

"ہاں۔۔۔تو ٹھیک ہی کہا ہے اس نے۔۔ "وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"کیا؟؟ "وہ زچ ہو کر بولا۔

"ہاں!! بھلا اور کیا وجہ ہو سکتی ہے تمھارا ایسا کرنے کے پیچھے؟؟ "اس نے پانی کا گلاس اسکے سامنے کیا۔

"بات ہی نہیں کرتی تھی۔۔۔سوچا شاید فائلز بدلنے سے کوئی سوال و جواب تو کرے گی مگر نہیں۔۔۔ "وہ تھوڑا سا پانی پیتے ہوئے گلاس کو ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولا۔

"اچھا۔۔۔اچھا۔۔۔ریلیکس۔۔۔ "وہ اسے پر سکون کرنے لگا۔ "زیادہ سوچو مت۔۔۔ابھی غصہ ہے نا اسے۔۔۔اس لیے شاید۔۔۔ "وہ اپنا خدشہ ظاہر کرتے ہوئے بولا۔

"تمھیں بڑا پتا ہے اس کا۔۔ "وہ منہ بسورتے ہوئے بولا جس پر ارمان لاجواب ہو کر رہ گیا۔" ویسے تم بھی عجیب ہو۔۔کل غصہ کیا اس پہ۔۔اور آج اسکی وکالت کر رہے ہو۔۔"

"بے وقوفی کی باتیں نہیں کرو۔۔سارا رائتہ تمہارا ہی پھیلایا ہوا تھا۔۔اسکا کیا قصور تھا؟"

اسکی بات سن کر شکیل نے قدرے غور سے اسے دیکھا جیسے اسکے اندر کچھ ٹٹول رہا ہو۔" تمہاری اطلاع کے لیئے عرض ہے میں شازیہ، نازیہ، ٹینا، مینا نہیں۔۔سو مجھے گھورنے سے گریز ہی کرو۔۔"وہ تضحیکی انداز میں بولا۔

"بیٹا۔۔اڑا لے۔۔اڑا لے۔جتنا مذاق اڑانا ہے۔۔بے فکر رہو۔۔خود اس حالت میں پہنچو گے تو پوچھوں گا تمہیں۔۔۔"

اسکی بات سن کر وہ مزید کھلکھلا کر ہنسا۔"بس۔۔۔لے دے کر ایک یہی بات کہنے کو بچتی ہے تمہارے پاس۔۔"

"کیونکہ تم اسی بات پہ ہی تو میرا مذاق بناتے ہو۔۔۔" وہ روہانسا ہوا۔

"اچھا۔۔بس۔۔بس۔۔ شبنم کی طرح لگ رہے ہو تم۔۔بس تمہاری سسکیاں بھرنا باقی ہیں اب۔۔" وہ پھر سے کھلکھلا کر ہنسا تو شکیل منہ بنا کر افسردگی سے اسے دیکھنے لگا۔

****

"میرے ساتھ چلو نا!!" انشراح چھٹی وقت اسے اپنے ساتھ جانے کے لیے اصرار کر رہی تھی۔

"ارے نہیں۔۔۔تم جاؤ۔۔۔میں بس یہ کام ختم کرتے ہی جاتی ہوں۔۔۔" وہ کمپیوٹر پر کام کرتے ہوئے بولی۔

"چھوڑو ناں! دیکھو موسم بھی خراب ہو رہا ہے۔۔۔اٹھو۔۔ "اس نے ڈپٹ کر کہا۔

"او۔کے بابا اوکے۔۔۔یہ لو۔۔۔ہو گئی فری۔۔ "وہ فوراً سے اٹھی،بیگ اٹھایا اور اسکے ساتھ ہو لی۔

"واہ۔۔۔کتنا پیارا موسم ہے ناں؟؟؟ "انشراح آفس سے باہر نکلتے ہی آسمان پر دیکھتے ہوئے، اس سے بولی۔

"ہاں!! سبحان اللہ! " اس نے ٹھنڈی ہواؤں کو محسوس کرتے ہوئے گہری سانس لی۔

"چلو بیٹھو۔۔۔ "اسے گاڑی میں بیٹھنے کے لیے کہتے ہوئے وہ خود بھی گاڑی میں بیٹھ گئی ۔ڈرائیور نے دونوں کو سلام کیا اور گاڑی چلا دی۔

دوسری طرف ارمان اور شکیل دونوں گھر کے لیئے نکلے۔

"اتنا اچھا موسم ہے۔۔اور تمہارا منہ ابھی تک لٹکا ہوا ہے؟؟ ویسے شازیہ ساتھ ہوتی نا تو مزہ آجاتا یار۔۔۔۔"

شکیل کا رویہ ابھی تک روکھا روکھا سا تھا جس پہ ارمان ہولے سے مسکرایا اور مزید بولا۔

"یا پھر۔۔۔نازیہ۔۔۔ "شرارت بھرے لہجے میں پھر سے قہقہہ بلند ہوا۔

"ارمان۔۔۔ "وہ زچ ہو کر بولا۔

"اچھا بابا اچھا۔۔ چلو بیچ پر چلتے ہیں۔ تمہارا موڈ بھی اچھا ہو جائے گا۔۔ ٹھیک ہے؟؟ "وہ گاڑی میں بیٹھا، سٹئیرنگ سنبھالا اور گاڑی ڈرائیو کر دی۔

"یار۔ شکیل۔۔ چھوڑ۔۔ کیوں موڈ آف کیے ہوئے ہو؟ "وہ اسکی طرف دیکھ کر بولا۔

"کچھ نہیں۔۔" وہ بے زاری سے بولا جس پر اس نے اسے گھورا اور پھر خاموش رہنا ہی مناسب سمجھا۔

یہاں انشراح بھی بیچ پہ جانے کا سوچ رہی تھی۔ "بیچ پر چلیں مسکان؟؟ بہت خوبصورت نظارہ ہو گا اِس وقت وہاں! " وہ پر جوش ہوتے ہوئے بولی۔

"بیچ پر؟؟؟ ارے نہیں۔۔۔ نہیں۔۔ دیر ہو جائے گی۔۔۔ "وہ پریشانی سے بولی۔

"کوئی دیر نہیں ہو گی۔۔۔ ابھی ایک گھنٹہ باقی ہے۔۔ گاڑی پاس ہے۔۔ دس منٹ میں پہنچ جائیں گے۔۔ اور ویسے بھی دیر ہو بھی گئی تو وجہ بھی سالڈ ہے نا۔ موسم خراب ہے۔ "وہ ہنستے ہوئے اسے آنکھ مارتے ہوئے بولی۔

"تم بھی نا۔۔ "اس نے اثبات میں گردن ہلائی۔

"چچا۔۔۔ بیچ پر لے چلیں۔ "ذرا آگے کو ہوتے ہوئے ڈرائیور سے کہا گیا۔

اس نے گاڑی کے شیشے سے اسے دیکھ کر "جی بی بی" کہا۔ تھوڑی دیر بعد ہی دونوں ساحل سمندر پہ آموجود ہوئیں۔

"کتنے مزے کی ہوا چل رہی ہے نا مسکان۔۔ "وہ گہرا سانس لیئے ہوئے بولی۔

"ہاں۔۔۔ "وہ ساحل کے کنارے کھڑی موسم میں موجود خنکی کو محسوس کرنے لگی تھی۔

"اوہو۔۔بارش۔۔۔ "انشراح اپنے چہرے پر بارش کے قطرے محسوس کرتے ہوئے پریشانی سے بولی۔

"تو کیا ہوا؟؟ تمھیں پتہ ہے مجھے بارش بہت پسند ہے۔۔۔ "مسکان بارش کے قطروں کو محسوس کرتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھنے لگی۔

"جانتی ہو یہ آسمان دو صورتوں میں ہی برستا ہے جب کوئی بچھڑ رہا ہو اور جب کوئی مل رہا ہو ۔۔ بچھڑ رہا ہو تو غم کے آنسو اور جب مل رہا ہو تو خوشی کے آنسو۔۔ "وہ گہری سنجیدگی سے مسکرائی۔

"آؤ اس بارش میں دعا کرتے ہیں ان بچھڑنے والوں کے لیے کہ انہیں صبر مل جائے اور ملنے والوں کے لیے کہ انہیں محبت کا جہاں اور سائباں مل جائے۔۔۔ "وہ ہاتھوں کو باندھتے ہوئے انشراح کے ساتھ تیز بارش میں دعا مانگتے ہوئے آمین کہنے لگی۔

"اور اپنے لیے دعا نہیں مانگو گی؟؟؟ "

"اپنے لیے؟؟ "وہ مسکرائی۔

"ارمان دل۔۔۔ "یہ چند الفاظ اس کے لبوں پر آ کر رکے تھے کہ اسی اثناء میں گرج چمک کے ساتھ بارش تیز ہونے لگی تھی جس سے وہ ڈر کر سہم سی گئی اور انشراح اسکے الفاظ سمجھ ہی نہ پائی

۔

بارش کے پانی سے اسکے بھیگے بال اسکے چہرے پہ چپک رہے تھے اور وہی بال ہوا کی شدت سے اب اڑنے لگے تھے۔بارش میں اسکو یوں گھومتا ہوا اور مزے کرتا ہوا دیکھ کر اسکی نظریں ٹھہر سی گئیں۔اسے اپنی آنکھوں پہ یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ وہی مسکان ہے جو اسکے آفس میں

کام کرتی ہے۔دونوں ایک دوسرے کے ساتھ اٹکھیلیاں کرتی ہوئیں مسکرا رہی تھیں اور ایک دوسرے پر پانی بھی پھینک رہی تھیں۔وہ ایک دوسرے کے پیچھے بھاگنے لگیں کہ اچانک اسکا پاؤں پھسلا اور وہ گر گئی،اسکو گرتا دیکھتے ہی ارمان فوراً آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ پیچھے سے اسے شکیل کی آواز سنائی دی،جو فون کو احتیاط سے جیب میں رکھتے ہوئے اسکی طرف آرہا تھا۔

"کیا ہوا؟؟ "اسکو یوں آگے بڑھتے ہوئے دیکھ کر،وہ حیرانگی سے پوچھتے ہوئے سامنے موجود ان دونوں کی طرف دیکھنے لگا۔

دونوں قدرے تصرف سے ہنس رہی تھیں۔مسکان بمشکل اٹھی،اپنے بکھرے بالوں کو سمیٹا اور اٹھ کر پھر سے اسکے پیچھے بھاگنے لگی۔دونوں اس چیز سے بے خبر تھیں کہ کوئی ان کا تعاقب کر رہا ہے؟وہ دونوں تو صرف اپنی مستی میں گم تھیں۔

"کچھ نہیں۔۔۔ "ارمان رکتے رکتے سنجیدگی سے بولا۔

"ارمان! تم ٹھیک ہو؟؟؟ "وہ اس پر گہری نظر ڈالتے ہوئے شرارتی انداز میں مسکرایا۔

"ہاں۔ٹھیک ہوں میں۔۔ چلو چلتے ہیں یہاں سے۔۔ "اس نے اپنے قدم پیچھے کی جانب بڑھائے۔

"لیکن کیوں؟ابھی تو آئے ہیں یار۔۔۔ "وہ اصرار کرتے ہوئے بولا۔ "ابھی تو کافی بھی نہیں پی یار۔۔۔"

"کچھ نہیں یار۔۔۔ "اس نے اپنی ٹائی ڈھیلی کی اور ذرا بے چینی کا اظہار کیا۔

"ارمان! ویسے یہ لوگ یہاں پر؟ "وہ حیرانگی سے بولا۔

"ہاں تو؟؟"اس نے لاپرواہی سے کہا۔

"مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے تم ارمان۔۔۔ "وہ مسلسل شرارت بھری نظروں سے اسے

گھورے جا رہا تھا۔

"ٹھیک ہوں میں۔۔ "

"اللہ کرے۔۔۔ "وہ قہقہہ لگا کر ہنسا۔ "ویسے۔۔۔ میرا موڈ خراب کر کے یہ محترمہ ادھر مزے کر رہی ہے۔۔۔"وہ ہنستے ہوئے رکا اور منہ بسورتے ہوئے بولا۔

"شکیل۔۔ بس پلیز۔۔ چلو یہاں سے۔۔۔ " اس نے گویا اسکی منت کی۔

شکیل نے اب کی بار اسے ذرا پریشانی سے دیکھا مگر پھر خاموشی سے وہاں سے چل دیا۔

"گاڑی ڈرائیو کرو تم۔۔"وہ خود ساتھ والی سیٹ پہ آبیٹھا تو اس نے گاڑی کے اندر جھانک کر استفسار کیا۔

"لگتا ہے تمہارا کنوارے مرنے کا ارادہ ہے؟؟"اسکا استہزائیہ لہجہ اب کے اسے چبھنے لگا تھا۔

"شکیل پلیز۔۔ کبھی سیریس بھی ہو جایا کرو۔۔۔"وہ گہری سنجیدگی سے بولا تو شکیل کو اسٹیرنگ سیٹ کی طرف آنا ہی پڑا۔

****

اسکے فون پہ کوئی دو تین مرتبہ بیل ہوئی، تب جا کر اس نے فون اٹھایا۔ دوسری طرف سے سرمد نہایت خوشی سے بولا۔ "کیسی ہو مسکان؟؟ "

"جی کون؟؟ "اس نے انجان بننے کی خوب اداکاری کی۔

"کون سے مطلب؟؟ میں سرمد۔۔۔ "وہ اپنا نام بتاتے ہوئے سنجیدہ ہوا۔

"کون سرمد؟؟؟ "وہ شرارتی انداز میں مسکرائی۔ "اوہ! اچھا۔۔ سرمد۔۔ ہاں یاد آیا۔ کیسے ہیں آپ؟؟ "وہ دبی ہنسی ہنس دی۔

"مسکان مار کھاؤ گی اب۔۔"وہ تپ کر بولا۔

"اوئے ہوئے۔۔غصہ۔۔۔لگاناں! غصہ۔۔۔فرصت ملی تو آگئی میں یاد۔۔۔ "وہ گلہ کرتے ہوئے بولی۔

"ایسا نہیں ہے مسکان۔۔۔ "وہ اسے یقین دلاتے ہوئے بولا۔

"اوہ۔۔سیر ئیسلی؟؟؟؟؟تو پھر کیسا ہے؟؟ "وہ شرارتی انداز میں مسکرائی۔

"اچھاناں! اب تنگ تو نہ کرو۔۔ "وہ زچ ہو کر بولا۔ "میں کراچی میں ہوں۔۔۔ "وہ اسے اطلاع دیتے ہوئے بولا۔

"ہاں تو؟میں کیا کروں؟؟ "وہ بے رخی سے بولی۔

"مسکان کی بچی۔۔۔باز آجاؤ۔۔۔ "اب کے وہ اسے وارن کرتے ہوئے مسکرایا۔جواباًوہ بھی مسکرائی۔

"اچھا۔۔۔آجاؤ جلدی سے۔۔۔"

"کہاں؟؟؟؟ "وہ پوچھنے لگی۔

"زویا کی طرف۔۔مل کر چلتے آؤٹنگ کے لیئے۔۔۔"وہ پر جوش ہوتے ہوئے بولا۔

"سرمد بھائی؟؟ "وہ ہچکچاتے ہوئے بولی۔

"کیا؟؟اب بہانے باز! بہانہ نہ بنانا کوئی۔۔ "وہ تنگ آکر بولا۔

"نہیں ایسی بات نہیں۔۔۔آپکو تو پتہ ہے نا می اس وقت۔۔۔ "وہ اپنی پریشانی ظاہر کرتے ہوئے مجبوری سے بولی۔

"اوہ۔۔۔ہو۔۔۔ "وہ اسکی بات کاٹتے ہوئے بولا۔" اچھا۔۔۔بے فکر رہو۔۔آتا ہوں میں خود۔۔۔ "اس نے فون رکھا اور پھر زویا کا نمبر ڈائل کیا۔

"تیار ہو تم۔۔۔ "

"ہاں۔۔آجاؤ۔۔۔اس نے جلدی سے اپنا بیگ لیا اور ٹی وی لاؤنج میں آکر اسکی کال کا انتظار کرنے لگی۔ "خالہ میں ذرا سرمد کے ساتھ جارہی ہوں۔۔مسکان بھی ساتھ میں ہوگی ۔۔آنے میں ذرا دیر ہوجائے گی۔۔"

"اچھا۔۔۔بیٹی۔۔۔" خالہ ٹی وی دیکھتے ہوئے بولی۔

کوئی پانچ منٹ بعد ہی وہ اسکے گھر کے باہر موجود تھا۔

" عجیب ہے یہ لڑکی تو۔۔" سرمد گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے زویا سے بولا۔

"کیوں؟؟ "

"انڈیپینڈنٹ لڑکی ہے یہ۔۔اب تو جاب بھی کرتی ہے پھر بھی ہر بات امی سے پوچھ کے کرتی ہے۔امی ناراض ہوں گی امی کو اچھا نہیں لگے گا۔امی ڈانٹیں گی۔۔امی یہ۔۔۔۔امی وہ۔۔۔۔

"وہ غصہ سے بولتے ہوئے ہو بہو اسی کے انداز کی نقل کرنے لگا۔

"اچھا۔۔۔بس ناں۔۔۔۔ "وہ اسے ریلیکس کرتے ہوئے بولی۔

"ہاں تو اور کیا۔۔۔ "وہ منہ بنا کر بولا مگر بعد ازاں خود بھی ہنس دیا۔

****

آفس سے واپسی پہ اسے شازیہ کی طرف سے پیغام موصول ہوا تو وہ مسکرا دیا۔ "تم چلو گے میرے ساتھ؟؟ "اس نے فون ایک اپنی جیب میں رکھا اور اس سے بولا۔

وہ سمجھ چکا تھا کہ وہ کس کی بات کر رہا ہے؟ جواباً اس کا دھیان سڑک پہ ہی رہا۔ "کچھ کہہ رہا ہوں میں؟ سن رہے ہو؟" وہ مکرر بولا۔

"نہیں۔۔۔نہیں۔۔۔مجھے تو معاف ہی رکھو۔۔۔ "اس نے گاڑی کی رفتار آہستہ کی اور اسکی طرف دیکھ کر بولا۔

"ارمان۔۔۔ چلو یار مل لینا نا! نازیہ سے۔۔۔اوہ۔۔۔ہو۔۔۔شازیہ سے۔۔۔ "وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"واہ میرے بھائی واہ۔۔پتہ نہ جانا ان نازیہ شازیہ کے چکر میں۔۔۔بلاؤ نازیہ کو تو آئے شازیہ ۔۔۔ "وہ قہقہہ لگاتے ہوئے بولا۔" اپنی بائیک پکڑو اور جاؤ۔۔۔ "اس نے گاڑی، اسکے گھر کے باہر کھڑی کی۔

"یار۔۔۔ "چار و ناچار اسے گاڑی سے اترنا ہی پڑا۔اس نے پیچھے مڑ کر اسے ملتجی نگاہوں سے دیکھا۔

"اچھا۔اچھا۔۔۔مت بناؤ رونی صورت۔۔۔ "وہ مسکراتے ہوئے بولا۔ "چلتا ہوں۔ " جواباً شکیل مسکراتے ہوئے دوبارہ سے گاڑی میں آ بیٹھا۔

"میں کیا کروں گا تم دونوں میں؟؟ "

"تم کچھ مت کرنا۔ بس اس سے مل لینا۔۔بہت ایکسائٹڈ ہے نازیہ تم سے ملنے کے لئے۔اوہ ۔۔۔ہو۔۔۔۔شازیہ۔۔۔ "وہ پھر سے نام بھولتے ہوئے بولا۔

"اففف۔۔۔ "وہ گاڑی سے اترتے ہوئے اس کی بات پر مسکرایا۔"تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔"

****

"یہ تو بڑی ہو گئی ہے زویا۔۔ہے ناں! زویا۔۔۔ "اسکی بات پہ زویا کھسیانی ہنسی ہنسنے لگی۔

"کیا مطلب ہے آپکا؟؟ "مسکان جو کہ پچھلی سیٹ پر بیٹھی تھی، لڑنے والے انداز میں بولی۔

"کوئی مطلب نہیں ہے۔۔۔ "زویا نے بات کو رفع دفع کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔۔۔بتایئے مجھے سرمد بھائی۔۔ "اس نے مزید استفسار کیا۔

"یہ تم ہر بات میں امی امی نہ کیا کرو۔۔جب دیکھو یہی ایک بہانہ۔۔"

"ایکسکیوزمی۔۔۔ "مسکان اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی۔ "گاڑی روکیئے۔۔۔۔ "وہ حکمیہ انداز میں بولی۔ "مجھے آنا ہی نہیں چاہیے تھا۔مذاق بناتے ہیں آپ لوگ میرا۔۔ "

"اوہو۔۔۔مسکان۔۔۔ریلیکس۔۔۔اس کا تو دماغ خراب ہے۔۔۔چپ کر جاؤ۔۔۔ "

"زویا! کہہ دو ان سے دماغ ٹھیک کر لیں۔۔یہی بہتر ہو گا ان کے لئے۔۔"کہا تو اس نے زویا کو تھا مگر وہ سنا سرمد کو رہی تھی۔

"سن لیا؟؟کہ میں کہوں؟؟ "زویا اس کی بات سننے کے بعد سرمد سے مسکراتے ہوئے بولی۔ جواباً وہ ہنستے ہوئے گاڑی کے شیشے سے اس کو دیکھنے لگا اور وہ اسے کھا جانے والی نظروں سے برابر گھورے جا رہی تھی۔

دوسری طرف وہ بھی شکیل کے ساتھ اسی ہاٹل کے پاس آیا، جہاں وہ زویا اور سرمد لوگوں کے ساتھ آئی تھی۔

"میں انتظار کرتا ہوں یہیں آجاؤ۔۔جلدی سے۔۔ "اس نے گاڑی کو ہوٹل کے قریب ایک سائیڈ پہ لگایا۔

"یار۔۔آجاؤ نا تم بھی۔۔۔ "وہ اصرار کرتے ہوئے بولا۔

"میں۔کیا کروں گا یار۔۔۔تم بھی عجیب ہو۔۔" اس نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"لو۔۔اس میں عجیب والی کیا بات ہے؟ چلو۔۔نکلو باہر۔۔۔" اس نے جیسے بڑے حق سے کہا تو چاروناچار اسے ماننا ہی پڑا اور وہ اسکے ساتھ چل دیا۔

جوں ہی اسکی پہلی نظر اس پہ پڑی تو وہ دیوانہ وار بول اٹھی۔" ایم ویری ایکسائیٹڈ کہ آپ سے آج میری ملاقات ہوئی۔بہت سنا ہے آپکے بارے میں۔۔ "

"اچھا۔۔۔شازیہ۔۔۔ "شکیل نے اسے ٹوکا۔
"جی۔۔۔ شکریہ۔۔۔ یہ تو آپکا اور شکیل کا پیار ہے۔۔" وہ نیم لہجے میں مسکرایا۔ "جی تو مس نازیہ کیا کرتی ہیں آپ؟؟ "اس نے جان بوجھ کر اسکا غلط نام لیا۔
شکیل نے دانت پیس کر اسے دیکھا۔
"جی نازیہ؟؟ کون؟؟ میں تو۔۔ "اسکا چہرہ اتر سا گیا۔
"ہاں۔۔ہاں۔۔۔شازیہ۔۔۔ "شکیل تیزی سے بولا جس پر ارمان سنجیدگی سے مسکرایا۔
"یہ نازیہ کون؟؟ "وہ پریشانی سے ارمان کو مسکراتا ہوا دیکھ کر شکیل سے پوچھنے لگی۔
"وہ نام۔۔۔ ملتے جلتے ہیں نا؟؟ تو پھسل گیا اس کے منہ سے۔۔۔ کیوں ارمان؟؟ "
وہ منمنایا تو اسے اس پہ ترس آ ہی گیا۔
"ہاں۔ ایسا ہی ہے۔" اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

****

"تم لوگ بیٹھو۔۔۔ میں آئی۔۔" فون پر بیل بجتے ہی وہ فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔
"کہاں جا رہی ہو؟؟ "سرمد اسے کرسی سے اٹھتے ہوئے دیکھ کر بولا۔
"ہاسپٹل سے کال آ رہی ہے۔۔ "وہ تیزی سے وہاں سے سائیڈ پر ہوتے ہوئے مسکرائی۔
"تمھیں کیا ہوا؟؟ "اسکے چمکتے چہرے کی پریشانی دیکھ کر وہ بولا۔
"کچھ نہیں سرمد بھائی۔۔۔ "وہ پریشانی سے بولی۔ اسکا جی چاہا کہ وہ جواد کے بارے میں اسے سب بتائے مگر بتاتے بتاتے رک سی گئی۔
"کوئی پرابلم ہے؟؟ "وہ اس سے پوچھنے لگا۔
"ہاں۔ نن۔۔ نہیں۔۔۔ "وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی۔

"اممم۔۔اور سناؤ۔۔کیسی جارہی ہے جاب؟؟ "

"ٹھیک۔۔۔ "وہ سنجیدگی سے بولی۔

"صرف ٹھیک؟؟"

"ہاں۔۔۔تھک جاتی ہوں نابہت۔۔۔ "وہ بچوں کی طرح بولی۔

"اوہ۔۔۔میری پیاری سی گڑیا! میں صدقے جاؤں۔۔میں روزانہ آکر دباجایا کروں تمھیں ۔۔۔"

"ارے نہیں۔۔آپ بھی نا۔۔۔ "اس کی بات سن کر وہ ہنسنے لگی۔

اک جانی پہچانی سی ہنسی کی آواز اسکے کانوں میں پڑی تو وہ ٹھہر سا گیا۔یہ آواز اسکی سماعت کے لیئے نئی نہیں تھی۔

"رک کیوں گئے؟؟ "شکیل نے اسے بغور دیکھا۔

"کیاہوا؟؟ "جواباًوہ خاموش رہا۔اسکی طرف سے کوئی جواب نہ پاکر وہ اس راہ کی جانب دیکھنے لگا،جہاں اسکی نگاہیں مرکوز تھیں۔

"کچھ نہیں۔۔۔چلو۔۔۔ "اس نے خود کو نارمل کیااور تیزی سے وہاں سے نکل گیا۔

"بے فکر رہو مسکان۔۔ہم سے بھی زیادہ کیئر کرنے والا ملے گا تمہیں۔۔جو تمہارے سب درد سمیٹ لے گا۔۔" وہ بالواسطہ طور پہ یہ الفاظ خود کے لیئے کہہ رہا تھا،لیکن اسکے سامنے موجود مسکان کے ذہن میں کسی اور کا نقشہ ہی ابھرا تھا جس پہ وہ پرامیدی سے مزید مسکرادی۔

"محترمہ۔۔۔دیر سے گھر گئی تو پرابلم ہوجائے گی اسے۔۔۔رات کے وقت زیادہ دیر گھر سے باہر نہیں رہتی۔۔۔بلکہ شام ہوتے ہی گھر پہنچناضروری ہوتا ہے۔۔اور اب دیکھو۔۔۔مزے سے بیٹھ کر ڈیٹ مار رہی ہے۔۔۔ "وہ غصہ سے بولتے ہوئے گاڑی کے اندر بیٹھتے ہوئے

بڑبڑانے لگا۔
شکیل نے اسے بھنویں سکیڑ کر خوب گہری نگاہ سے دیکھا۔ "ایک منٹ۔۔ تمھیں اس کے اس وقت گھر سے باہر ہونے سے پرابلم ہے یا؟ کسی لڑکے کے ساتھ ڈیٹ مارنے پر۔۔" شکیل نے اسکی بات کا مطلب واضح سمجھنا چاہا۔
"مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔ "اس نے گاڑی اسٹارٹ کی اور گاڑی کی رفتار بڑھاتے ہوئے تیزی سے بولا۔
"اوہ۔۔۔ ہیلو بھائی صاحب۔۔۔ مسئلہ نہیں ہے تو گاڑی کی اسپیڈ کیوں بڑھادی؟؟؟ فی الحال میرے ذمے بہت سے کام ہیں مرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے میرا۔۔۔ "وہ شرارتی انداز میں مسکرایا۔
اسکی طرف سے کسی ردِ عمل کا اظہار نہ ہوا تو وہ کچھ دیر توقف کے بعد خود ہی بولا۔ "کہیں تمھیں وہ۔۔ میرا مطلب۔۔ "وہ اپنا خدشہ ظاہر کرتے کرتے رکا۔ اسکی ادھوری بات صاف اور واضح معنی بیان کر رہی تھی۔
"کچھ نہیں۔۔ "اسکے تاثرات فوراًبدلے، جیسے وہ کچھ چھپانا چاہ رہا ہو۔ "کچھ بھی نہیں ہے ۔۔ ٹھیک کہتے تھے تم کہ یہ بھی سب لڑکیوں جیسی ہے۔ "وہ بات کرتے ہوئے جذباتی ہوا۔
"جب کچھ بھی نہیں ہے تو۔۔۔ تمھیں کیا مسئلہ ہے؟ وہ جس کے ساتھ مرضی ہو۔۔ "وہ اسکو مزید جوش دلانے کی غرض سے بولا تا کہ وہ سچ اُگل دے۔
"مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔" وہ بے رخی سے بولا جبکہ شکیل اسے دیکھتا ہی رہ گیا کیونکہ آج تک اس نے اسے نہ تو اس کیفیت میں دیکھا تھا اور نہ ہی اس کے منہ سے اس نے کبھی ایسی باتیں

سنی تھیں۔

****

زویا نے مسکان کو اسکے گھر ڈراپ کیا۔اور واپسی پہ سرمد سے پوچھنے لگی۔" ہوئی بات اس سے ؟؟ "

"ارے نہیں یار۔۔۔ "وہ گہری سانس لے کر بولا۔

"واہ۔۔۔کمال ہوگیا۔۔بڑی بڑی باتیں ہی کرنا آتی ہیں تمھیں۔۔اور بس۔۔اس کے سامنے جا کے بولتی بند ہو جاتی ہے تمھاری۔۔ "اس نے اسکی خوب کلاس لی۔

"اچھا۔۔اب ڈانٹو تو نہیں نا! اگلی دفعہ ضرور۔۔۔ "وہ پختہ ارادہ کرتے ہوئے بولا۔

"تم یہی بولنا بس۔۔یہ نہ ہو کہ کوئی اور اسے اڑا لے جائے۔۔"

"اللہ نہ کرے۔۔ "اس نے فوراً سے اسکی بات کاٹی۔

"دیکھتے ہیں۔۔ "وہ طنزیہ مسکرائی جس پر وہ منہ بسور کر رہ گیا۔

" کبھی اچھا نہ کہنا تم۔۔۔"

"اونہہ۔جب اچھا کروگے تو۔۔اچھا کہہ بھی لوں گی۔۔"وہ بے نیازی سے بولتے ہوئے مسکرائی تو وہ چپ ہو کر کے رہ گیا۔

****

اس سے پہلے وہ ڈائری دراز میں رکھتی،اسکے فون پہ مسلسل بیل بجنے لگی۔جوں ہی اس نے اسکرین پہ نگاہ دوڑائی تو اسکا نام واضح لکھا نظر آرہا تھا جس سے اسکا چہرہ غصہ سے لال ہو گیا۔چاروناچار اس نے اسکا فون اٹھایا۔

دوسری طرف وہ شیطانی مسکراہٹ لیے بولا۔" کیسی ہو؟مائی سویٹ ہارٹ ! "

"اب کے بعد، مجھے فون مت کیجیئے گا۔۔ " اسکے لہجے میں تنبیہہ عیاں تھی۔اس سے پہلے وہ فون رکھتی، وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولا۔

"سوچ سمجھ کر میرا فون بند کرنا۔۔ سمجھی۔"

"اینی۔وے۔۔ کہاں تک پہنچا میرا کام؟؟؟ "اب کے وہ ذرا نرم لہجہ اختیار کیے بولا۔

"سر۔۔ پلیز۔۔۔ "وہ جذباتی ہوئی۔ "مجھ سے نہیں ہو گا پلیز۔اور مجھے فورس مت کیجیئے۔۔۔"اس نے گویا منت کی مگر اسے بھلا کہاں پرواہ تھی؟

"ڈونٹ بی سیڈ۔۔"وہ مسکرایا۔ "سب ہو جائے گا۔سب۔۔۔ "وہ قہقہہ لگا کر ہنسا جس پہ اس نے تنگ آکر فون ہی رکھ دیا۔

"ستاروں سے باتیں کرنے سے اک نئی امید ملی تھی۔۔اک ستارہ اپنے بہت قریب محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔ مگر کیسے میں محبت کی بجائے ایک ایسا کھیل کھیلوں جس میں صرف خسارہ ہی خسارہ ہو؟اس نے خود سے سوال کیا۔

" بہت جلد اسکے پیسے اسکے منہ پہ ماروں گی۔۔ "وہ کھڑکی سے باہر آسمان پہ نظر آنے والے چمکتے ستاروں کے جھرمٹ کو دیکھتے ہوئے اشک بار ہوئی مگر پھر اگلے ہی لمحے خود کے ساتھ ایک عزم کیا کہ وہ اس سے لیا ہوا قرض بہت جلد واپس کر دے گی مگر محبت کا ڈرامہ کسی صورت نہیں کرے گی۔جب جب وہ یہ سب بھولنے لگتی تھی، تب تب جواد، ہر دوسرے تیسرے دن اسے اپنے ساتھ کیے گئے معاہدے کے بارے میں یاددہانی کرواتا رہتا۔

* * * * * * * * * * *

"میں نہیں رک سکتی یار۔۔پلیز۔۔ٹرائے ٹو انڈرسٹینڈ۔۔"وہ التجائیہ انداز میں انشراح سے بولی۔

"یار۔۔۔ہرج ہی کیا ہے ؟میں بھی تو رک رہی ہوں نا۔۔ "وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی۔
"مگر۔ "وہ بات کرنے ہی والی تھی کہ دونوں کو میٹینگ کا پیغام موصول ہوا۔ "میں آپ سب کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے آج دو گھنٹے ایکسٹرا کام کرنے کی ہامی بھری۔۔ان فیکٹ۔۔کچھ معاملات کی وجہ سے ایسا کرنا پڑا۔۔۔ "وہ میٹینگ میں موجود تمام سٹاف کا شکریہ ادا کر رہا تھا۔ مگر اس کا سارا دھیان مسکان پر تھا جو بے چینی سے اپنی انگلیاں مسل رہی تھی۔
"تھینکس فار یور ٹائم۔۔۔" اس نے مسکراتے ہوئے ان سے اجازت طلب کی اور اپنی راہ لی۔
"ایکسکیوز می سر۔۔۔ "آخر اس نے اسکے پیچھے جاتے ہوئے اس سے بات کرنے کی جسارت کی۔
"جی۔۔ "اسکے لہجے میں اجنبیت تھی۔
"سر میں اوور ٹائم نہیں لگا سکتی۔۔۔پلیز۔۔۔ "وہ بمشکل ہی بول پائی تھی۔
"مجھے نہیں لگتا کہ کوئی مسئلہ ہو سکتا ہے آپکو۔۔۔ "وہ بے رخی سے بولا۔
"سر۔۔۔۔میں نے اپنا سارا کام ختم کر لیا ہے۔اب میرے یہاں رکنے کا کوئی جواز ہے ہی نہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ مجھے پانچ بجے کے بعد گاڑی نہیں ملے گی۔پھر کیوں۔۔۔؟ "وہ خاموشی سے اسکی بات سنتے ہوئے کچھ سوچنے کے بعد بولا۔
"مس مسکان!مسئلہ گاڑی کا ہے نا؟تو مس انشراح کے ساتھ چلی جایئے گا۔۔۔ "وہ سنجیدہ ہوا۔ "اور ویسے بھی رولز آر رولز۔۔جب سب رک رہے ہیں تو آپ۔۔۔"
"مگر۔۔سر پلیز۔۔رکیے تو۔۔۔سر پلیز۔۔مسئلہ ہو جائے گا۔۔اتنی رات گئے میں؟" وہ اسکے پیچھے پیچھے جانے لگی۔ مگر اس پہ اسکی کسی بھی منت سماجت کا کوئی اثر نہ ہوا۔

"اوہ! پلیز مس مسکان۔۔۔ "وہ اسکی بات کاٹتے ہوئے اپنے ہاتھ سے اشارۃً بولا اور وہاں سے چلا گیا۔

وہ اپنے کیبن میں آئی اور غصہ سے کرسی پہ بیٹھی۔

"آخر مسئلہ کیا ہے ان کو مجھ سے۔ اب دو گھنٹے مکھیاں ماروں میں یہاں۔۔ کوئی کام بھی تو نہیں بتایا مجھے کرنے کے لیئے۔۔۔"وہ سیخ پا ہو کر خود سے بولی۔

ان دونوں کو بحث کرتا دیکھ کر وہ آخر نتیجے پہ پہنچ ہی گیا۔ "مان کیوں نہیں لیتے تم ارمان کہ تمھارے دل میں بس گئی ہے یہ۔۔۔ "

اس سے پہلے وہ اپنے آفس میں جاتا، شکیل کی بات پہ وہ جاتا جاتا رکا۔

"توبہ ہے۔" وہ ہنسا۔ "کل رات دیکھو۔۔ دس بجے باہر تھی اور آج سات بجے تک نہ رکنے کے بہانے دیکھو۔۔۔"وہ تضحیکی انداز میں بولا۔

"تو تمھیں کیا مسئلہ ہے؟؟ کام ختم کر چکی ہے وہ۔۔۔ جانے دو۔۔۔ "اس نے ڈانٹ کر کہا۔

"بڑی ہمدردی ہو رہی ہے تمھیں؟؟ "وہ اپنے آفس آموجود ہوا جبکہ شکیل بھی اسکے پیچھے پیچھے اندر آیا۔ "ابھی کچھ دن پہلے تو۔۔"

"چھوڑو۔۔ وہ سب۔۔۔ "شکیل اسکی بات کاٹتے ہوئے بولا۔ "غلطی میری تھی۔۔ مجھے سنا کر اس نے حساب برابر کیا۔۔۔ بس۔۔ "وہ بات کو رفع دفع کرتے ہوئے بولا۔ "دل کی بری نہیں ہے۔۔۔ "وہ مسکرایا۔

"مگر تم نے دیکھا نہیں کیسے یہ رات کو۔۔"

"سو وہاٹ؟؟ "وہ اسے ٹوکتے ہوئے بولا۔ "تمھیں اسکی پرسنل لائف سے کیا پرابلم ہے ؟؟ "وہ اس پہ چیخا۔ "جب وہ تمھارے دل میں ہی نہیں؟؟ "وہ اسکو غصہ دلانے کی کوشش

کرتے ہوئے کرسی کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

"بکواس نہ کرو تم۔۔۔اور تم کیا ہر وقت یہی فضول بکواس کرتے رہتے ہو؟؟ پیار محبت کے لیے کوئی وقت نہیں ہے میرے پاس۔۔"

وہ اس سے دوبارہ بات کرنے کیلئے آئی تھی مگر یہ چند الفاظ اس پر بہت گہرے اثر کر گئے تھے کہ وہ انہی قدموں سے واپس مڑ گئی۔

"تو پھر کیوں زچ کر رہے ہو اسے۔۔۔ہو سکتا ہے کہ اس کی مجبوری ہو۔۔ "

"شکیل۔۔۔جاؤ یہاں سے۔۔۔دماغ کی دہی نہ بناؤ۔۔۔ "وہ شدید غصہ میں تھا۔

"لیکن اپنے دماغ کی دہی تو تم بنا رہے ہو۔۔بلکہ مجھے تو ایسا گمان ہوتا ہے کہ عنقریب اس کی لسی بننے والی ہے۔ "اس سے پہلے وہ مزید کچھ بولتا،اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے وہاں سے جانے کے لیئے التجائیہ انداز میں کہا تو اس نے اسے خوب کھا جانے والی نظروں سے دیکھا اور وہاں سے چلا گیا۔

* * * * * * *

"پیار محبت کے لئے وقت نہیں ہے میرے پاس۔۔" اسکے یہ الفاظ اس کے کانوں میں زہر گھول رہے تھے۔اپنے کیبن میں آتے ہی وہ کرسی پر بیٹھے اسکے کہے گئے لفظوں کو سوچنے لگی۔

"پیار محبت کے لئے وقت نہیں ہے میرے پاس۔۔پیار محبت کے لئے وقت نہیں ہے میرے پاس۔۔"

پاس پڑے فون پہ مسلسل بیل ہو رہی تھی مگر فون کی آواز اسکی سماعت سے ٹکرانے سے قاصر تھی۔بیل کوئی تین چار مرتبہ ہوئی۔تب جا کر کہیں اس نے فون ریسیو کیا۔

دوسری طرف سے گڑیا بولی۔" آپی؟؟ کہاں ہو؟؟ "اس نے پریشانی سے استفسار کیا۔
"آفس میں ہوں۔۔ سات بجے تک آجاتی ہوں۔۔۔۔ "وہ شدید چڑچڑے پن کا شکار تھی۔
"آپی۔۔۔ امی بہت غصہ ہیں۔۔۔ پلیز۔۔۔ آجایئے جلدی۔۔۔ "وہ اسے گھر کی صورت حال سے آگاہ کرتے ہوئے بولی۔
"گڑیا۔۔۔ جانتی ہوں میں۔۔۔ کام ہے تو ہی رکی ہوں۔۔۔ شوق سے نہیں رکی۔۔۔ "وہ غصہ سے بولتے ہوئے فون رکھتے ہی اشک بار ہوئی جبکہ گڑیا ہیلو ہیلو ہی کرتی رہ گئی۔
"فضول میں۔۔۔ "وہ فائلز کو ایک دوسرے کے اوپر غصہ سے رکھ رہی تھی۔
"میں آسکتا ہوں۔۔"شکیل التجائیہ انداز میں اجازت لیتے ہوئے بولا۔
"اب اس کی کمی تھی۔۔۔ "وہ منہ میں بڑبڑائی۔ "جی۔۔۔ آیئے۔۔۔۔ میں نہیں بھی کہوں گی۔۔ آپ پھر بھی آجائیں گے۔۔"وہ قدرے سخت لہجے میں بولی تھی۔ شکیل اسکے یہ الفاظ سن چکا تھا مگر پھر بھی خوش دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس سے بولا۔
"آپ جاسکتی ہیں۔۔ میرا مطلب آپکو پریشانی ہوگی اگر آپ مزید رکیں۔۔۔ تو آپ جایئے ۔۔۔ میں ارمان سے بات کرلوں گا۔۔۔ "اسکی بات کو سنجیدگی سے سنتے ہوئے وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔
"تھینکس۔۔۔!وہ بمشکل مسکراتے ہوئے بولی۔ "پریشانی تو ہو ہی گئی ہے۔۔ اب ابھی جاؤں یا لیٹ۔۔ کوئی پرابلم نہیں۔۔۔ "وہ سنجیدگی سے بولتے ہوئے اسکی طرف دیکھنے لگی۔
"میں معذرت چاہتا ہوں۔۔۔ "وہ شرمندہ تھا۔
"آپکو کوئی ضرورت نہیں مافی مانگنے کی۔۔ دکھ تو اس بات کا ہے۔۔ ہمارے ہاں یہی المیہ ہے جس کے پاس اتھارٹی ہوتی ہے وہ اسکا ناجائز استعمال کرتا ہے۔ اب آپ ہی بتایئے۔۔۔ میرا

یہاں اوور ٹائم لگانے کا مقصد ؟؟ پچھلے ایک گھنٹے سے منہ اٹھائے بیٹھی ہوں۔۔ "وہ اسے اپنا ہمدرد جانتے ہوئے ذرا جذباتی ہو کر بولی تو وہ اسکی بات سنتے ہوئے لاجواب ہو کر رہ گیا۔ "مجھے سمجھ نہیں آتی ارمان سر کا میرے ساتھ ایسا رویہ کیوں ہے ؟؟ میں تو ہر کام بہتر طور پر کرتی ہوں کہ شکایت کا موقع نہ ملے انہیں۔۔۔ اور وہ ہیں کہ ہم لوگوں کی مجبوری کو ہی سمجھ نہیں سکتے۔۔۔ "

"مس مسکان۔۔ پلیز۔۔۔ آپ۔۔۔ "وہ خود کو بے بس تصور کرنے لگا تھا۔ "اچھا۔۔۔ پلیز۔۔۔ نا۔۔ ریلیکس میری پیاری بہن۔۔۔ "وہ اپنائیت سے اسے بہن بولتے ہوئے مسکرایا۔

"بہن؟؟ "وہ اسکے یوں بہن بولنے پر چونکی۔

"ہاں۔۔ "وہ مسکرایا۔

"آپکو برا لگا تو سوری۔۔۔ "اس نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگا کر کہا تو وہ نیم انداز میں مسکرا دی۔

"نہیں۔۔ نہیں۔۔۔ بہت اچھا لگا۔۔ بھلا بہن کو بہن کہنے میں بھی کوئی برائی ہو سکتی ہے؟ شکریہ شکیل بھائی۔۔۔ "اسکی آنکھیں بھر آئیں۔ جسے اس نے فوراً سے صاف کیا اور خوش دلی سے مسکرا دی۔ وہ بھی اسکے یوں مسکرانے پر مسکرا دیا۔

"امید ہے ہمارے تعلقات اب سے بہتر ہو جائیں گے۔۔ "اسکی اس بات پہ وہ اور کھکھلا کر ہنسی۔

جاری ہے۔۔۔۔۔۔